REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

۱۳ شوال ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

قیمت سالانہ ۲۵ روپے

جلد ۴۷/۱۲ | ۳ ہجرت ۱۳۳۷ ہش ۳ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ کل کی اطلاع یہ تھی

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ضروری اعلان

بعض احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھتے وقت کئی کئی پرزے ایک لفافہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اور بعض پنسل سے خط لکھتے ہیں۔ اور اس طرح حضور کے وقت کو ضائع کرتے ہیں اور حضور کے لئے تکلیف کا موجب ہوتے ہیں۔

احباب کو چاہیئے کہ حضور کی خدمت میں حتی الوسع خوشخط اور سیاہی سے خطوط لکھا کریں۔ تا حضور خود ان کے خطوط پڑھ سکیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم ۴ مئی کو عازم امریکہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں امریکہ جانے کی غرض سے ۴ مئی کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب اس روز وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)

بھارت کو امریکہ کی طرف سے اقتصادی امداد ملنا پاکستان کیلئے خطرہ کا باعث ہے

امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد وزیر خزانہ سید امجد علی کا بیان

واشنگٹن ۲ مئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل یہاں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک ملاقات میں کہا کہ امریکہ کی جانب سے بھارت کو جو اقتصادی امداد مل رہی ہے۔ وہ پاکستان کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ بھارت کو اس روپے سے بہت بڑی فوجی تیاریوں کا موقعہ مل جائے گا۔

سید امجد علی نے جو پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے بیرونی امداد حاصل کرنے کی خاطر مختلف مغربی ممالک کا دورہ کرتے ہوئے امریکہ پہنچے ہیں۔ مسٹر ڈلس سے ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا کہ پاکستان کے بارے میں بھارت کا رویہ قطعی امن پسندانہ نہیں ہے۔ آپ نے کہا میں نے امریکی وزیر خارجہ سے جو بات چیت کی ہے۔ اس میں پاکستان کے لئے امریکی فوجی اور اقتصادی امداد کے بارے میں مجموعی انداز میں بحث کی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر ڈلس سے ان کی بات چیت میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان بھی موجود تھے۔

پاکستانی وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے اقتصادی امور سے بھی بات چیت کی۔

سرکاری اور بیراج کی زمینوں کی تقسیم

حکومت عنقریب ایک خاص افسر مقرر کریگی

لاہور ۲ مئی۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش نے گزشتہ بدھ کے روز یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ صوبائی حکومت نے سرکاری اور بیراج کی زمینیں تقسیم کرنے کے لئے ایک خاص افسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ افسر بورڈ آف ریونیو کے ممبر کی حیثیت اور مرتبہ کا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ مظفر علی قزلباش نے کہا۔ سردست یہ کام بورڈ آف ریونیو کے (باقی صفحہ ۸ پر)

وقف جدید کے پانچویں گروپ کی روانگی

ربوہ ۲ مئی۔ وقف جدید کا پانچواں گروپ جو پندرہ واقفین پر مشتمل ہے مختلف مراکز میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے لئے روانہ ہوگیا ہے۔ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کل باسٹھ دوست مختلف مراکز میں کام کرنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔

وقف جدید کے نئے گروپ کی روانگی کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے تحت کام کرنے والوں کو بڑھ چڑھ کر خدمت خلق اور تعلیم و تربیت کی توفیق دے۔ اللّٰھم آمین

(انچارج دفتر وقف جدید)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۸ء

من گھڑت باتیں

اکثر لوگ ایک من گھڑت اصول بناتے ہیں۔ اور شرعی معاملات کو اس اصول کے مطابق جانچنا شروع کر دیتے ہیں یہ صفت خاصکر جناب مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کے علماء کہلانے والوں میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ آپ کا تو یہ حال ہے کہ جیسا کہ کہتے ہیں کہ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

آپ اکثر اپنے من گھڑت اصول کے ثبوت میں قرآن مجید کی کسی آیت کا ٹکڑا پیش کرتے ہیں۔ جس کو سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھا جائے۔ تو اس کے بالکل اُلٹ معنے ہوتے ہیں جو آپ گھڑتے ہیں۔

ہم الفضل میں اس کی کئی مثالیں ماضی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے اس من گھڑت اصول کے لئے کہ اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے قرآن مجید کا جو حوالہ پیش کیا ہے۔ ان میں سے ایک ٹکڑا قرآن کریم کے اس حصہ کا نکال لیا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے حملہ آوروں کے ساتھ جوابی قتال کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر کفار رک جائیں تو تم بھی وہیں رک جاؤ۔ اور ہرگز زیادتی نہ کرو ورنہ زیادتی کرنے والوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ
الذین یقاتلونکم ولا
تعتدوا ان اللہ لا یحب
المعتدین الخ

الغرض معصوم آیات اللہ میں سے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے اپنے من گھڑت بالکل متضاد معنے بھر دینا آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے لیکن جیسا کہ کہتے ہیں۔ "گرو جنہاں دست تشنے چیلے جان شڑپ" کبھی کبھی مولانا نصر اللہ خان عزیز حال مدیر روزنامہ تسنیم بھی اس فن میں کمال خوب ظاہر کرتے ہیں اور ایسے من گھڑت اصول بناتے ہیں۔ کہ جو قرآن کریم کی بھی نعوذ باللہ تکذیب کرنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں آپ نے ایک اصول گھڑا ہے۔ جو آپ کے ہی الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔

"یہ عجیب بات ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ہمیں دنیا کی تاریخ میں نبوت کے کاذب مدعیان کا کوئی سراغ نہیں ملتا پوری تاریخ میں صرف مدعیان صادق کا ایک مربوط سلسلہ ہے۔ جو ہزاروں برس سے چلا آیا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس دور میں نبوت کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اہتمام فرمایا کہ جھوٹا نبی نمودار ہو کر خلق خدا کو گمراہ نہ کر سکے۔ لیکن جب باب نبوت و رسالت بند کر دیا گیا۔ اور اعلان کر دیا گیا۔ کہ محمد عربی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو اس اہتمام کو ختم کر دیا گیا۔ اس لئے کہ اب جھوٹے نبی سے اہل حق کے لئے کوئی خدشہ نہیں تھا۔ باقی رہے "اہل زیغ" تو وہ اپنی گمراہی کے خود ذمہ دار ہونگے۔ "راسخون فی العلم" ہر مدعی نبوت کو اب یہ جواب دے سکتے ہیں کہ جب باب نبوت ہی بند ہے۔ تو تم کہاں سے ٹپک پڑے۔"

(تسنیم ۱۵ راپریل ۱۹۵۸ء)

اس عبارت سے آپ اللہ میاں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تو اللہ تعالےٰ نے "جھوٹے نبیوں" کو روکے رکھا۔ لیکن آپ کے بعد صلائے عام دے دیا کہ جس کا جی چاہے نبوت کا جھوٹا دعوےٰ کرے۔ اب ہمارے مولوی ملّا اور ربّی علم نرالوں اس کا تدارک کرتے پھریں ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ افترا کرنے والوں کی خود ہی باز پرس کیا کریں۔ چنانچہ آپ اپنے اسی آرٹیکل میں آگے فرماتے ہیں

"مدعیان کاذب کا دروازہ کھل گیا۔ مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور سجاح وغیرہ نمودار ہو کر مسلمانوں کے سامنے اپنی نبوت کو پیش کرنے لگے۔ مگر خلافت راشدہ نے ان کا استیصال کر کے رکھ دیا۔ مدعیان کاذب کا یہ سلسلہ اموی، عباسیہ اور بعد کے مسلمان حکمرانوں کے دور میں بھی رہا۔ اور ہر مدعی نبوت کے ساتھ امت اور اس کے سربراہوں نے جو سلوک کیا وہ سب کو معلوم ہے کوئی قتل ہوا کوئی قید کر دیا گیا۔ اور کسی کو پاگل خانے بھیجدیا گیا۔ ادعا کے معاملہ میں امت کے اندر اس قدر احتیاط رہی کہ کسی عالم برحق نے مجدد ہونے کا دعوےٰ بھی نہ کیا چنانچہ وہ تمام بزرگ جنہوں نے تجدید و احیائے دین کی خدمت انجام دی۔ انہوں نے نہ مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور نہ مسلمانوں سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ انہیں مجدد مانیں بلکہ مسلمانوں نے ان کے کام کو دیکھ کر ان کے مرنے کے بعد یا ان کی زندگی میں ان کے متعلق گمان کیا کہ وہ مجدد ہیں۔"

(تسنیم ۱۵ راپریل ۱۹۵۸ء)

اس سے آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ صورت حال اس وقت تک قائم رہی۔ جب تک کہ مسلمانوں کا سیاسی غلبہ دنیا میں قائم رہا۔ لیکن جہاں جہاں حکومت و سیادت کا شیرازہ بکھرا اور غلبہ کفار کے باعث مدعیان کاذب کی سرکوبی کا سامان باقی نہ رہا وہاں مدعیان بھی تابڑ توڑ پیدا ہوئے اور مسلمانوں میں انتشار پھیلا کر رخصت ہو گئے۔ ہندوستان میں بھی جب تک انگریزی حکومت کا علم بلند رہا، ہر دوسرے تیسرے ایک مدعی نبوت پیدا ہو جاتا رہا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد یہ فصل کٹ گئی۔"

(تسنیم ۱۵ راپریل ۱۹۵۸ء)

ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز نے یہاں جو اپنی تاریخ دانی بگھاری ہے۔ اس کی قلعی بھی ہم ابھی کھولیں گے۔ پہلے ہم یہاں آپ کے من گھڑت اصول کی کہ آنحضرت صلعم کے پہلے تو اللہ تعالےٰ نے جھوٹی نبوت کو روکا۔ مگر بعد میں خود رک گیا۔ اور جھوٹے نبیوں کو خود کچھ کہنا چھوڑ دیا۔ بلکہ اس معاملہ کو علماء اور فرمانرواؤں کے حوالے کر دیا تردید قرآن کریم سے پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔

ولو تقول علینا
بعض الاقاویل
لاخذنا منہ بالیمین
ثم لقطعنا منہ الوتین

یعنے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ پر افترا باندھتے تو اللہ تعالےٰ ان کی بھی رگ جان کاٹ دیتا۔ تمام مفسرین نے میعاد افترا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عرصہ نبوت ۲۳ سال مقرر کی ہے یعنے جو شخص ۲۳ سال تک مدعی ہو اللہ تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو کوئی گزند نہ پہونچے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہ اپنی سنت بتائی ہے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تقدم و تاخر کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ یہ سنت آپ سے پہلے اور بعد کے تمام جھوٹے نبیوں پر عائد ہوتی ہے چنانچہ آپ تاریخ پڑھ کر دیکھ لیں۔ آپ کے بعد تمام جھوٹے نبیوں کا وہی حشر ہوا۔ جو اللہ تعالےٰ

یوم خلافت کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائیگی۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ اول منتخب ہوئے تھے یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے اور اس کا وجود ضروری ہے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

اسلام میں نکاح و شادی کے احکام اور ان کا فلسفہ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

قسط نمبر ۴

ولیمہ

ہاں جب لڑکے کو خلوت میسر آجائے تو اس کے لئے دعوت دینا مسنون امر ہے اور اس میں حکمت اعلان۔ معاشرتی تعلقات اس تقریب کی تکریم۔ بخل کی عادت کا ترک اور سخاوت کا اختیار کرنا ہے۔ لیکن اگر کسی میں استطاعت نہیں ہے تو ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ لوگ اپنے گھروں سے کھانا لے آئیں اور دولہا کے گھر اکٹھے بیٹھ کر کھائیں کہ کلوا جمیعاً پر عمل کرنے سے اعلان بھی ہوجاتا ہے اور باہمی محبت بھی بڑھتی ہے (اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام کے پروگرام میں یہ رکھا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ولیمہ کی دعوت اسی طرح کی تھی۔ اس دعوت پر اکثر لوگ اپنے ملنے جلنے والوں کو بلاتے ہیں۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دعوتوں میں سے بری دعوت ایسی دعوتِ ولیمہ ہے کہ غرباء اور ضعفاء کو اس میں نظر انداز کیا جائے (ترمذی) لہذا احباب کو ایسے مواقع پر اس کمزور طبقہ کا بھی خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیئے۔ بلکہ خوشی کے موقع پر معاشرہ کے اس کمزور طبقہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

تنبول

یہ بھی ایک رسم ہے کہ عزیز و اقارب یا احباب نیوتے کے طور پر حسب مقدور نقدی دیتے ہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایکدوسرے سے بڑھنے کی خاطر یا دوسروں کو دکھاوے کی خاطر ایسا کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر دس روپے نیوتا دینا ہے تو ایک سو کا نوٹ ساتھ لگا دیں گے جسے گھر والا اسی وقت واپس کردے گا۔ اگر تو اس میں غرض بھائی کی مدد کرنا ہے تو مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے لیکن اگر غرض کسی رسم کی پابندی یا ریا اور نمود و نمائش ہے یا اس سے زائد وصول کرنے کی نیت ہے اور بعد میں طعنہ زنی مقصد ہے تو یہ سراسر ناجائز ہے۔ افسوس یہ ہے کہ دینی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے اور ہر مفید امر کو بھی قبیح فعل کا رنگ دیدیا گیا ہے ورنہ اگر امداد باہمی اور تعاون پر اس کی بنیاد ہوتی تو ایک مفید تجویز ہے بخصوصاً غرباء کیلئے۔

بھاجی تقسیم کرنا

اسی طرح خصوصیت سے ہمارے دیہات میں بھاجی کی رسم رائج ہے۔ اس میں شیخی اور بڑائی کے اظہار کا زیادہ دخل ہے۔ اور اسے ایسا ضروری خیال کیا گیا ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ شاید یہ بھی کوئی شرعی مسئلہ ہے۔ اس بارہ میں بھی مامور زمانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور دینا اور کھلانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ)

بدعت کیا ہے؟

پس ہمیں ہر بدعت سے بچنا چاہیئے کہ دوسرے لفظوں میں یہ بے دینی ہے۔ ایک قبیح امر کو آہستہ آہستہ دین کا رنگ دیدیا جاتا ہے۔ بدعت کے لفظی معنے تو نئی بات کے ہیں اور فقہی اصطلاح میں اس نئی بات کو کہتے ہیں جو اسلام سے ثابت نہ ہو۔ لیکن اسکے باوجود لوگ اسے پابندی سے اختیار کریں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"بدعت وہ ہے جسے لوگ قطعی حکم نہ ہونے کے باوجود پابندی سے اختیار کریں۔ اور وہ اسلام سے ثابت نہ ہو۔ لیکن لوگوں کے کہنے سے اسے ضروری سمجھا جائے۔" (خطبات النکاح)

مبارکباد اور دعا

اسلامی معاشرہ کا جو نقشہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچا ہے اسمیں مسلمانوں کو جسم سے تشبیہہ دی ہے۔ اس امر کا تقاضا ہے کہ ہم دوسرے مسلمانوں کے دکھ کو اپنا دکھ اور ان کی راحت کو اپنی راحت محسوس کریں۔ اسلئے اگر کسی مسلمان گھرانے میں کوئی مسرت کی تقریب ہوتی ہے تو ہم اس مسرت میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ایسے موقع پر مذہب نے ہماری راہنمائی یہ کی ہے کہ ہم اسے اس پُر مسرت تقریب پر مبارکباد کہیں اور اس کے لئے برکت کی دعا کریں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر نا قال بارک اللہ لکم و بارک علیکم و جمع بینکم فی خیر۔

(ابن ماجہ باب تہنیۃ النکاح)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شادی کی تقریب میں تشریف لے جاتے تو انہیں فرماتے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بابرکت کرے اور تم پر برکت نازل فرمائے۔ اور تمہیں بھلائی پر جمع فرمائے۔

بٹہ کی شادی

بعض علاقوں میں ایسا بھی کرتے ہیں کہ تبادلہ میں رشتے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک دوسرے کی ہمشیرہ سے شادی۔ اور اس میں حق مہر کوئی نہ رکھا جائے۔ چنانچہ تلخ ازدواجی زندگی کے اسباب کو اگر تلاش کیا جائے تو اس میں ایک وجہ تبادلہ کی شادی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک کی اپنی بیوی سے ناچاکی ہوئی۔ یا طبیعتوں کی ناموافقت ہوئی تو دوسرا اپنے گھر کو محض اسلئے اُجاڑے گا کہ اس نے میری ہمشیرہ کو نہیں بسایا۔ میں بھی اس کی ہمشیرہ کو تنگ کروں۔ خواہ مؤخر الذکر کے درمیان کوئی کشمکش نہ ہوئی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے رشتہ سے بھی منع فرمایا ہے۔ عربی میں اسے "شغار" کہتے ہیں۔ کہ بٹہ کا رشتہ جس میں حق مہر کوئی نہیں ہوتا بلکہ شرط ہی یہ ہوتی ہے کہ میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تم سے کرتا ہوں اس شرط پر کہ تم اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کرتے ہو۔ ورنہ یہ بات منع نہیں ہے کہ زید کی بہن اگر بکر کے نکاح میں ہے تو بکر کی بہن زید کے نکاح میں ہو ہی نہیں سکتی۔ بعض اوقات ایسے رشتے دوہری محبت کا موجب ہوجاتے ہیں۔

نکاح یا شادی پر گانا یا خوشی کا اظہار

مسرت کے موقع پر مسرت کا اظہار ایک طبعی امر ہے اور اسلام تو ایک دینِ فطرت ہے۔ لیکن اس نے انسانی فطرت کو اس کی جائز حدود کے اندر رکھا ہے اور اعتدال کی راہ پر گامزن ہونے کی تاکید فرمائی ہے اور خوشی کے موقع پر گانا بھی ایک طبعی امر ہے۔ لیکن گانے میں گندے اور فحش کلمات استعمال کرنا ناجائز ہی نہیں گناہ کا موجب بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ دیکھئے:-

عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بُنِیَ علیّ فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من اٰبائی یوم بدر اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھٰذہ وقولی بالذی کنتِ تقولین۔

(مشکوۃ باب اعلان النکاح والخطبۃ)

حضرت معوذؓ کی صاحبزادی ربیعؓ کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ لڑکیاں بدر کے واقعات پر مشتمل اشعار گا رہی تھیں۔ اور ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم میں نبی ہے جسے علم ہے کہ کل کیا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو فرمایا کہ ایسا مت کہو۔ اور وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

پس مذہب شرافت اور اخلاق کے منافی گیت نہ ہو۔ لیکن مردوں کو ایسی مجلس سے دُور رہنے کا حکم ہے۔ ہاں پاکیزہ اشعار کا پڑھنا یا گانا ہرگز منع نہیں ہے

ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے ایک شادی کے موقع پر یہ فرمایا:-

"گانا کیوں نہیں کروایا۔ انصار کی عورتیں اسے پسند کرتی ہیں۔"

(مشکوۃ)

"ثم اتیناکم اتیناکم" وہ آگے سے حیانا وحیاکم کہیں۔ کہ ہم تمہیں خوش آمدید کہتی ہیں۔ جیسے چھوٹی لڑکیاں کبھی کھیل کھیلا کرتی ہیں۔ ہم تم کو لینے آئی ہیں ہم تم کو لینے آئی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھتی ہیں اور ساتھ آواز ملا کر کہتی ہیں۔ ہم تم کو لینے آئی ہیں، ہم تم کو لینے آئی ہیں۔

اور حضرت ابن مسعودؓ سے نسائی میں بھی ایک روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

رخص لنا فی اللھو عند العرس۔

کہ شادی کے موقع پر ہمیں گانے بجانے کی رخصت

دی ہے آخر یہ ایک خوشی کا موقعہ ہے کچھ غمی کی تو تقریب نہیں کہ گھر میں ہو کا عالم ہو۔ ہاں ایسی ہی رونق ہو جیسے وہ دن کو گرنے کا ارشاد ہے۔

اسی طرح مشکوٰۃ باب اعلان النکاح میں ربیع بنت معوذ کی حدیث تفصیلاً مروی ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم کی موجودگی میں ولیمہ کے موقعہ پر بچیوں کے گانے کا ذکر ہے۔

پیغام پر پیغام

اب آخر میں چند امور کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جن کا اسی مسئلہ سے گہرا تعلق ہے۔ ان میں سے ایک پیغام ہے کہ کسی رشتہ کے لئے زید نے پیغام بھجوایا ہے تو کیا اس جگہ بکر پیغام بھیج سکتا ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں

لا یبع الرجل علی بیع
اخیہ ولا یخطب علی
خطبۃ اخیہ

(ترمذی ابواب النکاح)

کہ آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا بھی نہ کرے اور اسی طرح منگنی پر پیغام بھی نہ بھجوائے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ جب زید نے پیغام بھجوایا ہے اور لڑکی والے اس پیغام پر راضی ہو گئے ہیں تو اب دوسرے کو پیغام نہیں بھجوانا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت امام مالک رحؒ کے الفاظ یہ ہیں

اذا خطب الرجل المرأۃ
فرضیت بہ فلیس لاحد
ان یخطب علی خطبتہ

(ترمذی)

امام شافعی رحؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور وہ دلیل فاطمہ بنت قیس کے واقعہ سے لیتے ہیں کہ اسے نکاح کے متعدد پیغام آئے تھے۔ چنانچہ اس نے آنحضرت صلعم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا۔ فلاں میں تو یہ نقص ہے تم فلاں سے رشتہ کر لو۔ ورنہ اگر منگنی ہو گئی ہے۔ تو پھر پیغام بھجوانا شرارت ہے۔ ہمارے ملک میں تو منگنی کے معنے شادی و نکاح کے معاملہ کا پورے طور پر طے ہو جانا قرار دیا ہے۔

کفو

شادی کے انتخاب کے لئے جہاں اولیت دینداری کو اسلام نے دی ہے وہاں رشتہ میں کفو کو ملحوظ رکھنے کی تائید فرمائی ہے۔ کفو سے مراد فقہا نے چھ امور لئے ہیں

۱۔ نسب ۲۔ اسلام ۳۔ حرفۃ
۴۔ حریہ ۵۔ دیانت ۶۔ مال

(کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ)

کفو سے مراد صرف خاندان نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں یہ بری عادت چل نکلی ہے کہ راجپوت صرف راجپوتوں سے رشتہ کریں گے اور سید صرف سیدوں سے۔ جب رشتہ میں اصل چیز دیانتداری ہے اور اس کے بعد بھلائی اور شرافت۔ اور اسلام کے دستور میں شرافت کا معیار تو تقویٰ ہے (ان اکرمکم عند اللہ اتقکم) تو پھر رشتہ میں غیر قوم میں رشتہ نہ کرنا۔ سراسر ایک غیر اسلامی رسم ہے۔ جس کا ابطال خطبہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں یوں فرماتے ہیں:۔

ہماری قوم میں یہ بھی ایک رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل خلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب ہو۔

(مجموعہ فتاویٰ)

اول تو غیر قوم کی طرف دھیان ہی نہ کرنا پھر اچھا رشتہ دوسروں میں ملتا بھی ہو لیکن ترجیح اپنی قوم کو دینا کہ ہم دوسری قوم میں نہ کریں گے۔ اسلامی اصل کی روگردانی ہے۔ آپ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز عمل ملاحظہ فرمائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عمل دیکھیں۔ سوائے دین کی خدمت اور تقویٰ اور شرافت کے کوئی اور امر بھی رشتوں میں ملحوظ رکھا؟

پس کفو یہ ہے کہ لڑکی اور لڑکے کے رجحان کو دیکھا جائے ان کے عائلی رجحانات کو دیکھیے۔ ان کے ذوق کو دیکھیے کفو کے یہی معنی ہیں۔ اگر ایک راجپوت دیندار لڑکی ایک جس کا اوڑھنا بچھونا دین اور مذہب ہے۔ اگر مالدار راجپوت لڑکے سے رشتہ کر دیتے ہیں کہ جس کا ہر وقت دھیان اور ذہنی رجحان ہی روپیہ کی فراہمی ہے۔ اور وہ مذہب کو بھی ایک سودا بازی سمجھتا ہے تو یہ کفو نہیں ہے اگر ایک تعلیم کی دلدادہ لڑکی کو اپنی قوم کے جاہل اور صرف زمین سے دلچسپی لینے والے لڑکے سے بیاہتے ہیں تو یہ کفو نہیں ہے کفو کے معنے تو دونوں کے ایک جیسے ہونے کے ہیں۔ اس میں آپ اولیت تقویٰ کو پھر بھلائی اور شرافت کو دیجئے اور اس کے بعد ان کی ذہنی افتاد دیکھیے اور یہ قوم یا پیشوں کی غیر ضروری قید کو خیرباد کہیئے کہ اس طرح اسلامی معاشرہ پیدا نہ ہوگا۔ ؎

ترسم کہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است

رشتہ سے پہلے لڑکی کا دیکھنا

حیا ایک قابل تعریف جذبہ ہے آنحضرت صلعم نے اسے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور شرقی عورت کا یہ طرہ امتیاز اور زیور ہے لیکن بعض امور میں یا تو غلط جذبہ کو حیا کا رنگ دے دیا گیا ہے یا ایک دوسرے جذبہ کو حیا کے معنے پہنا دئے گئے ہیں۔ اسلام عورت کو پردہ کا حکم دیتا ہے اور مرد کو غض بصر کا۔ اس نے نکاح کے بارہ میں یہ اجازت دی ہے کہ اپنی منکوحہ کو دیکھ لے اور ایک حدیث میں تو "احریٰ" کے الفاظ آئے ہیں۔ کہ زیادہ مناسب ہے لیکن ایک حد تک شریعت نے عرف کو بھی مدنظر رکھا ہے اور موجودہ وقت میں تو لڑکی کو بتائے بغیر بھی لڑکے کے اعزاء و اقارب کے ذریعہ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً لڑکے کو چک یا پردہ کے پیچھے بٹھا کر لڑکی کو بتائے بغیر سامنے سے گذارا جا سکتا ہے یا شیشہ میں لڑکی کا عکس دکھایا جا سکتا ہے۔ حدیثیں درج ذیل ہیں۔

"اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل۔

(مشکوٰۃ)

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیھا فانہ احریٰ ان یودم بینکما"

(ترمذی باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ)

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکی کو دیکھ لے کیونکہ یہ امر محبت کے جذبہ کو پختہ کرنے میں زیادہ ممد ہوگا۔

نکاح سے پہلے زیادہ بے تکلفی اور خلوت کا میسر ہونا ہرگز ہرگز مناسب نہیں اسلامی معاشرہ کو پیدا کرنے کے لئے ہمیں افراط و تفریط دونوں سے بچنا ہوگا ورنہ ہم معاشرہ کے اندر اسلامی روح نہ پیدا کر سکیں گے۔

کیا خوب فرمایا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پئے مصطفیٰ

شادی میں شرطیں لگانا اور مہر مثل

اصل اور حقیقی شرط تو حق مہر ہے کہ اگر کوئی ایسا نکاح ہوا جس میں مہر رکھا ہی نہیں گیا تو اس میں بھی بوقت ضرورت اتنے ہی مہر کا فیصلہ ہوگا کہ جتنا ان کے خاندان میں اکثر رکھا جاتا ہے اسے شرعی اصطلاح میں مہر مثل کہا گیا ہے۔ اس کے بعد میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حقوق کا خیال اور جذبات کا احترام۔ لیکن یہ شرط کہ اتنا زیور یا اتنا کپڑا ہو۔ یہ مناسب نہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی یہ شرط کرتا ہے کہ دوسری شادی نہیں کرے گا۔ یا فلاں شہر میں ہی ضرور رہنا ہوگا۔ تو اسے اس شرط کا حق ہے۔ اگر میاں اس شرط کو توڑتا ہے تو لڑکی اس بناء پر خلع کی درخواست قضاء میں دے سکتی ہے۔

(باقی)

عازمین حج کیلئے درخواست دعا

چند دنوں تک محترم چوہدری (صوفی) غلام قادر صاحب آف ربوہ کے اور محترم چوہدری قاسم علی صاحب رئیس بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ اور ان کی اہلیہ محترمہ بغرض حج مکہ معظمہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عازمین حج کو مکہ معظمہ اور حج کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں فریضہ حج بجا لانے کے بعد خیر و عافیت سے واپس گھروں میں آنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین

(خاکسار (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشانات

(از مکرم محمد اکبر صاحب افضل ربوہ)

قبولیت دعا انبیاء کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان اور خدا تعالیٰ کی ہستی کی دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

اُجیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ ع ۲۳)

یعنی جب کوئی میرا بندہ مجھے پکارتا ہے۔ تو میں اس کی دعا کو پایہ قبولیت بخشتا ہوں لیکن دعا کرنے والے کو یقین ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ دعا سنتا ہے۔

بعض اوقات انسان چند دن دعا کر کے سمجھتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوئی یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

کہ میری رحمت سے مایوس مت ہو۔ دعائیں کرتے چلے جاؤ۔ ساتھ یقین بھی رکھو کہ ہماری دعائیں رائگاں نہیں جاتیں بلکہ قبول ہوں گی۔ دعا کے مسئلہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں خوب واضح فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ بیج آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا۔ جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں"۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۱)

اس اقتباس سے دعا کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو نہیں سمجھا اس نے فرع کو بھی نہیں سمجھا دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے"۔

(برکات الدعا صفحہ ۹)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ بندہ کا تعلق خدا تعالیٰ سے صرف دعا کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ ایسی باتیں جو بظاہر انہونی معلوم ہوتی ہیں دعا ان کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیتی ہے۔

رسالہ "آسمانی فیصلہ" میں کامل مومنوں کی شناخت کی علامتیں بیان کرتے ہوئے متفرق تحریر میں فرماتے ہیں۔

"ایک علامت یہ ہے کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:۔

اوّل نشان ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبد الرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (البقرہ ع ۳۴) یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا "اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز" یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی۔ تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے۔ اور وہ اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹)

دوسرا نشان :۔ حضور اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے مخلص دوست مولوی نور الدین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا۔ اس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی۔ اس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے۔ تب میں نے ان کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا کہ اس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبد الحی رکھا گیا۔ اور اس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں۔ یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰)

تیسرا نشان :۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک آریہ شرمپت نام جو قادیان کا رہنے والا تھا۔ ایک بھائی اس کا بسمبرداس نام ایک فوجداری مقدمہ میں شاید ڈیڑھ سال کے لئے قید ہو گیا تھا۔ تب شرمپت نے اپنی اضطراب کی حالت میں مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ میں نے اس کی نسبت دعا کی۔ تو میں نے بعد اس کے خواب میں دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جس جگہ قیدیوں کے نام معہ میعاد رجسٹر تھے۔ اور ان رجسٹروں میں ہر قیدی کی میعاد لکھی تھی۔ تب میں نے وہ رجسٹر کھولا جس میں بسمبرداس کی قید کی نسبت لکھا تھا کہ اتنی قید ہے۔ اور میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نصف قید کاٹ دی۔ اور جب اس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل کی گئی تو مجھے دکھلایا گیا کہ انجام مقدمہ کا یہ ہوا کہ مسل مقدمہ ضلع میں واپس آئے گی اور نصف قید بسمبرداس کی تخفیف کی جائے گی مگر بری نہیں ہوگا۔ اور میں نے وہ تمام حالات اس کے بھائی لالہ شرمپت کو قبل از ظہور انجام مقدمہ بتلا دیئے تھے۔ اور انجام کار ویسا ہی ہوا جیسا میں نے کہا تھا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۲)

چوتھا نشان :۔ حضور اقدس علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدید مرض انتہاء تک پہنچ گئی تب میں نے دعا کی تو الہام ہوا "بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر" یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۹)

پانچواں نشان یہ ہے:۔

"ایک دفعہ نواب محمد علی خانصاحب مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ "کھل جائیں گے" میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۶)

چھٹا نشان :۔ "نواب محمد حیات خان جو ڈویژنل جج تھا کسی فوجداری الزام میں معطل ہو گیا تھا اور کوئی صورت اس کی رہائی کی نظر نہیں آتی تھی۔ تب اس نے مجھے دعا کی درخواست کی اور میں نے دعا کی۔ تب میرے پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا کہ وہ بری ہو جائے گا۔ اور یہ خبر ان کو اور بہت سے لوگوں کو قبل از وقت سنا دی گئی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بری ہو گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۲)

اب جس کے ذریعہ ایسے زندہ نشانات قبولیت دعا کے ظہور پذیر ہوں۔ اس کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ حلیمہ بیگم کو بخار اور سر درد کی سخت تکلیف رہتی ہے۔ اور عزیزہ رشتی الحی کو بھی بخار رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور مالی مشکلات سے نجات دے۔

امۃ الحفیظ بشریٰ بنت خیر الدین مرحوم دارالصدر ربوہ

ماہانہ رپورٹیں ــــ اور ــــ مجالس خدام الاحمدیہ

ہر مجلس کا فرض ہے کہ وہ اپنی کارگذاری کی ماہانہ رپورٹ اپنے مرکز میں نہایت باقاعدگی کے ساتھ بھجواتی رہے۔ تا مرکز اس کی مساعی سے پورے طور پر آگاہ رہے۔ اور اگر کہیں کوئی خامی یا کمی دیکھے تو اُسے بروقت اطلاع دے سکے۔ ایک لمبے عرصہ سے مجالس کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنی رپورٹیں نہیں بھجواتی۔ قائدین یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ مجلس کے پروگرام اور لائحہ عمل پر کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ جب تک اپنے مرکز میں رپورٹ نہ بھجوائی جائے اور مرکز کے ساتھ اپنا رابطہ مضبوط نہ کیا جائے اس وقت تک ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ کہیں سست ہو کر اس کا قدم پیچھے کی طرف نہ جانا شروع ہو جائے۔

پس اپنی رپورٹ نہایت باقاعدگی کے ساتھ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ کام خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ تنظیم کا تقاضا یہی ہے کہ مرکز کو اپنی مساعی سے باخبر رکھا جائے۔

گذشتہ مارچ کی رپورٹیں جن مجالس کی طرف سے مرکز میں موصول ہوئی ہیں۔ انکی فہرست ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ دوسری مجالس کو بھی جو رپورٹیں نہیں بھجواتیں اس طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔

سیالکوٹ شہر۔ واہ کینٹ۔ خانیوال۔ آنبہ۔ مردان۔ کیمبل پور۔ گوجرانوالہ۔ داؤدخیل۔ بدوملہی۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ لائلپور۔ باندھی۔ بنوں۔ احمد نگر۔ کوئٹہ۔ نبی سر روڈ۔ ڈرگ روڈ۔ گنج مغلپورہ۔ چک ۱۲۱ گوکھووال۔ بھکر۔ نور نگر فارم۔ سکھر۔ راولپنڈی۔ نوشہرہ۔ چک نمبر ۲۷ ج۔ قصور۔ لاہور۔ لاہور چھاؤنی۔ گرمولا ورکاں۔ چک ۱۶۶/7-R۔ حیدر آباد۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ وزیر آباد۔ جھنگ صدر۔

یہ چونتیس مجالس ہیں جنکی طرف سے ماہ مارچ میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ گو ان میں سے بھی ایک تعداد ایسی ہے جن کی طرف سے رپورٹ فارم میں اندراجات مبہم ہیں۔ معین اعداد شمار نہیں تاہم انہوں نے رپورٹ بھجوانے کی تو کوشش کی ہے۔ لیکن ایک معقول تعداد تو ایسی مجالس کی ہے جنہوں نے کبھی رپورٹ بھجوانے کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ ایسی مجالس کے لئے بہت خطرہ کا مقام ہے کیونکہ جب تک کوئی شاخ اپنی جڑ کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھتی ہے اور وہاں سے غذا حاصل کرتی ہے۔ اس وقت تک اس کے سرسبز رہنے کا امکان ہوتا ہے لیکن جب کوئی شاخ اپنی جڑ سے اپنا تعلق منقطع کر لے۔ اس کے بعد سوائے اس کے کہ وہ [illegible] ایندھن کے طور پر استعمال ہو اور کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ مرکز جڑ کی حیثیت رکھتا ہے اور مجالس شاخوں کا مقام رکھتی ہیں۔ مرکز کے ساتھ رابطہ قائم رکھنا نہایت ضروری ہے ورنہ کسی وقت بھی ان کی سستی انہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔

میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست کرونگا کہ وہ مرکز کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹیں پوری باقاعدگی سے بروقت بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(نائب مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

الفضل ١٠ اپریل ۵۸ء میں وصیت [illegible] کا نام غلطی سے نصرت بیگم شائع ہوا ہے اصل نام نصرت جہاں بیگم ہے نیز ایک فقرہ غلطی سے یوں شائع ہو گیا ہے۔ "میرا ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے" اصل فقرہ یہ ہے۔ "میرا مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے" احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

٧- میرا لڑکا عزیز مجاہد احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے اسکی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ چراغ الدین از پیرو چک ضلع سیالکوٹ

٨ خاکسار میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرماوے (رانا عبدالقیوم لاہور)

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ پرائمری مڈل میٹرک ایف اے یا بی اے پاس طلباء کے لئے ۶ رمئی سے شروع ہو کر ۱۰ رمئی تک جاری رہے گا۔ جو طلباء دینی تعلیم کے حصول اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کا شوق رکھتے ہوں وہ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ نیز والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس دینی ادارہ میں تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔ طلبہ کے قیام کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔ جس میں پرائمری مڈل پاس طلبہ کی خوراک کا اوسط خرچ بیس ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ باقی طلبہ کا اوسط خرچ تیس ۳۰ روپے ماہوار ہے۔

حفظ قرآن مجید کے لئے حافظ کلاس کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ جو طلباء امسال میٹرک ایف اے یا بی اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کا داخلہ نتائج کے اعلان کے بعد بھی ہو سکے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

١- میری بہن اور تین پھوپھیاں میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ آمین۔

(سیدہ شاہ رخ نسرین ربوہ)

٢- میرے بڑے بھائی شیخ بشیر احمد صاحب نے محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ نیز میرے چھوٹے بھائی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے درخواست دعا ہے۔

(ثریا جبین شیخ راولپنڈی)

٣- میں مئی میں پیتھالوجی کا امتحان دے رہا ہوں اور انشاء اللہ ستمبر میں فائنل ایم بی بی ایس کے امتحان میں شریک ہوں گا۔ میرے چھوٹے بھائی ارشد اور امجد بی اے اور میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکرم ورک متعلم ایم بی بی ایس فائنل نشتر میڈیکل کالج ملتان)

٤- میری والدہ ماجدہ کی صحت بعارضہ نزلہ۔ جگر وغیرہ خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع بھٹی چک ۲۲ ضلع سانگھڑ)

٥ میرے والد صاحب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا ایسٹ میڈیکل روڈ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں
محمد فاروق ریسرچ افسر لاہور

٦- بندہ زرعی کالج لائلپور کا طالب علم ہے مالی حالت پریشان کن ہے بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ وہ میری کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالحمید خاں احمدی بمقام چک ۱۲ اسلام آباد گجرات

میری نواسی عزیزہ بشریٰ امسال ایم اے کا امتحان دے رہی ہے کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ افضال احمد قریشی ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۲۳ :- میں چوہدری غلام نبی ولد چوہدری محمد شعبان صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بہاول نگر ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان سکنی خام و پختہ دس مرلہ واقعہ سوا محلہ بہاول نگر جس کی قیمت اس وقت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۱۰/- ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد راقم الحروف۔ غلام نبی ولد چوہدری محمد شعبان صاحب بہاول نگر قانونگو بہاولنگر معرفت شیخ اقبال الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاول نگر۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- منظور احمد فرزند حقیقی موصی مذکور

نمبر ۱۴۸۲۸ میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ دہ چھپیا پٹ ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزن ایک تولہ ۳ ماشے قیمت مبلغ ۱۲۵/- روپے ایک راس بھینس جس کی قیمت ۔/۴۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوں کل میزان ۔/۶۲۵ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نوٹ: ایک راس گائے جس کی قیمت مبلغ ۔/۳۲۵ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں

الامۃ۔ نشان انگوٹھا نصیرہ بیگم زوجہ محمد صدیق

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- محمد صدیق خاوند موصیہ

نوٹ:- اس مذکورہ جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کا میں حق دار ہوں۔ فقط محمد صدیق خاوند موصیہ بقلم خود۔

نمبر ۱۴۸۳۰ میں رشید بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ دہ چھپیا پٹ ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت یکصد روپیہ ایک مشین لیٹ قیمت مبلغ ۔/۳۰۰ صد روپیہ ایک راس بھینس قیمت ۔/۳۰۰ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۲ حصہ کی مالک ہوں کل میزان مبلغ ۔/۷۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نوٹ:- ایک راس گائے جس کی قیمت مبلغ ۳۰۰ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- رشیدہ بیگم
گواہ شد:- نذیر احمد گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ دہ چھپو براہ پڈعیدن ضلع نواب شاہ
گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نوٹ:- اس مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے ادا کرنے کا میں حقدار ہوں۔ محمد شریف خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۸۳۱ :- میں محمد شریف ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری شاہ دین ڈاکخانہ دہ چھپیا پٹ ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بفضل خدا زندہ ہیں میری آمد اس وقت بذریعہ زمینداری سالانہ ۔/۵۰۰ روپیہ ہوتی ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد شریف بقلم خود
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ
گواہ شد نذیر احمد ساکن گوٹھ شاہ دین ڈاکخانہ چھپو براہ پڈعیدن ضلع نواب شاہ

نمبر ۱۴۸۳۵ میں عبدالستار ولد غلام محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ حکمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فارم ڈاکخانہ ٹانڈو سٹیشن ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت چار کنال واقعہ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ قیمت مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میری ماہوار آمد بذریعہ حکمت مبلغ یکصد روپیہ ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقطہ راقم ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

العبد عبدالستار ولد غلام محمد بقلم خود
گواہ شد محمود احمد دوکاندار ٹانڈو ضلع تھرپارکر
گواہ شد:- صوفی نذیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ محمد آباد فارم ضلع تھرپارکر

نمبر ۱۴۸۴۵ میں محمد سلیمان ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم پیشہ کاشتکاری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گوٹھ غلام نبی ڈاکخانہ دریا خان مری ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد سالانہ بذریعہ کاشت کاری مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ ہوتی ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد سلیمان ولد چوہدری محمد حسین
گواہ شد چوہدری غلام نبی پریذیڈنٹ گوٹھ غلام نبی ڈاکخانہ دریا خان
گواہ شد چوہدری محمد عبداللہ گوٹھ غلام نبی ڈاکخانہ دریا خان

نمبر ۱۴۹۲۴ میں غلام بی بی زوجہ حکیم عبدالغنی صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال قریباً تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن بستی شادی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۔/۳۲۸ تھا جو میں خاوند سے وصول کر کے اس کو بخوشی واپس کر چکی ہوں۔ زیورات ڈنڈیاں دو عدد طلائی وزنی ایک تولہ چوڑیاں نقرئی چھ عدد (جن کا وزن ۱۴ چھٹانک ہے) اس کے علاوہ میری منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے سونے کی قیمت اس وقت ۔/۱۱۴ فی تولہ ہے۔ اس حساب سے طلائی زیورات ۔/۲۲۸ کے ہوتے ہیں اور چاندی کا بھاؤ ۔/۸ تولہ ہے اس بھاؤ سے چوڑیاں ۔/۱۰۵ کی ہیں۔ گویا کل جائداد غیر منقولہ ۔/۳۳۳ کی ہے آج مورخہ ۲۲/۲/۵۸ کو میں اپنی مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میں انشاء اللہ ۔/۳۳ کا حصہ جائداد ۱/۱۰ حصہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی

الامۃ غلام بی بی موصیہ اہلیہ حکیم عبدالغنی
گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ
گواہ شد۔ حکیم عبدالغنی سکنہ بستی شادی ضلع رحیم یار خان خاوند موصیہ

درخواست دعا

بندہ کی ہمشیرہ محترمہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہو گئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ میرزا احمد کاتب ربوہ

شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری پر احتجاجی ہڑتالیں اور مظاہرے

لاہور ۲ مئی شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے لئے کل تمام آزاد کشمیر اور پاکستان کے مختلف بڑے شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ جلوس نکالے گئے۔ جلسے منعقد ہوئے اور قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن کے ذریعہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و تشدد کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ اور حکومت پاکستان سے فوری اور مؤثر کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ کشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ نے حفاظتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کو قتل عام سے بچانے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج فوراً مقبوضہ کشمیر بھیجے۔ مجلس عاملہ نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ریاست میں اس طرح کے قتل عام کا خطرہ موجود ہے جیسا کہ ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا۔

وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

موجودہ ممبران میں سے کسی ایک کے سپرد کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت نے ایسی تمام سرکاری زمینوں کا جائزہ لینے کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ جو قابل کاشت ہونے کے باوجود بیکار پڑی ہیں۔ یہ زمینیں مختلف سکیموں کے تحت پٹہ پر دی جائیں گی۔ ان زمینوں کو پٹہ پر دینے کا فوری مقصد زرعی پیداوار بڑھانا ہے۔ انہوں نے کہا اب تک علاوہ ازیں زیادہ اناج اگاؤ مہم کے تحت ۲۷۰۰۰ ایکڑ سرکاری زمین کاشتکاروں کو پٹہ پر دی جا چکی ہے نیز بتایا کہ حکومت اس سال ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت کے ٹریکٹر بیرونی ملکوں سے درآمد کر رہی ہے۔ ان میں سے کچھ ٹریکٹر تو زمینداروں کے ہاتھ فروخت کر دئیے جائیں گے اور باقی سے سرکاری زمینوں پر کاشت کی جائے گی۔

لیڈر از صہ ۲

نے فرمایا ہے۔ عالم اسباب میں احشر کے وجوہات کچھ بھی ہوئے ہوں بہرحال یہیں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ اس سنت اللہ کے مطابق ایک مومن کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ اگر کوئی "مدعی وحی و الہام" اس سزا سے بچ جاتا ہے بلکہ ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ گزر جاتا ہے تو اس سنت اللہ کے مطابق اس کو "سچا" ماننا پڑے گا۔ اور ان لوگوں نے "ختم نبوت" کا جو غلط اور خود ساختہ عقیدہ بنا لیا ہوا ہے اس میں ترمیم کرنی پڑے گی۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی سنت تو وہ ہے جو اس نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ کسی حال میں کسی وقت بھی اس پر افترا باندھنے اور مکالمہ مخاطبہ الہیہ کا دعویٰ کرنے والے کو نہیں چھوڑیگا اور اس کی رگ جان کاٹ لیگا۔ لیکن مودودی صاحب کے شرشب جانے والے چیلے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد یہ کام اسلامی حکمرانوں کے سپرد کر دیا ہے اور آپ اس سے بالکل بے فکر اور لاتعلق ہو بیٹھا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے پاس اسلامی حکمرانوں کے سوا اب اور کوئی ذریعہ نہیں رہا کہ جس سے "جھوٹے مدعیان نبوت" کو وہ پکڑ سکے۔ گویا بقول ملک صاحب نعوذ باللہ وہ انگریز سے بھی خائف تھا اور اپنی سنت کے اجراء سے اس کی حکومت میں خلل انداز نہیں ہونا چاہتا تھا۔ اللہ اللہ کیا مسلمانی ہے؟

جیسا کہ کہتے ہیں جھوٹے کو گھر تک پہنچانا چاہیئے ذیل میں ہم قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے نبیوں کی کچھ مثالیں بطور نمونہ پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ موسیٰ کے ذریعہ جھوٹے نبیوں پر ایمان لانے کی تلقین۔ استثناء باب ۱۳ آیت ۱ تا ۵۔

(۱) سلاطین (۱) کے باب ۱۰ میں ۴۵۰ جھوٹے نبیوں کی تباہی کا ذکر ہے۔

(۲) یرمیاہ باب ۲۹ آیات ۲۱، ۲۲ میں ذکر ہے کہ اخی اب بن قولایاہ اور صدقیاہ بن معسیاہ جھوٹے نبی تھے جنہیں شاہ بابل بنوکد رضر نے آگ پر کباب کیا۔

(۳) ۲ تواریخ باب ۱۸ آیت ۱۰ میں صدقیاہ بن کنعناہ نامی (جھوٹے نبی) کے تذکرہ کا ذکر ہے۔

۴ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے معاً قبل اور بعض کے واقعہ صلیب کے معاً بعد کے زمانہ میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور سب ہلاک ہوگئے۔

(۱) شمعون ماگس (اعمال باب ۸ آیات ۹، ۱۰)
(۲) یہودا آف گلیلی (اعمال باب ۵ آیت ۳۷)
(۳) تھیوڈس (اعمال باب ۵ آیت ۳۶)
(۴) موسیٰ قریطنس سنہ ۴۳۲ء
(۵) ڈونعام سنہ ۵۲۰ء
(۶) یوسین کنعانی سنہ ۵۳۰ء

بحوالہ کتاب The Midnight Cry صفحہ ۴۶۳

آپ کی تاریخ دانی اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ کسی مجدد نے بھی مجددیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ حالانکہ ایک عام مسلمان بھی اتنا جانتا ہے کہ تمام مجددین حدیث مجددین کے مطابق دعویٰ کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک فرقہ ہی مجددی کہلاتا ہے۔ حضرت سید احمد بریلوی، حضرت ولی اللہ شاہ علیہ الرحمۃ دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ، شیخ اکبر حضرت ابن عربی علیہ الرحمۃ کے دعاوی تو علم دین کے ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم کو بھی معلوم ہیں۔ خدا جانے مودودی صاحب اور ان کے شاگرد رشید کس اسلام کے پیرو ہیں اور کس دلیل سے تشریف لاتے ہیں؟

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴